ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمائش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)

المسائل الرضیہ

۱۳۳۰ھ

باہتمام احقر العبید راجی رحمت رب شید محمد عبد المجید غفر لہ اللہ الحمید

مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوع شد

نصیحۃ المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبحان اللہ کیا شان ہی تیری کہ بغیر مدد دوسرے کے اتنے بڑے آسمان اور زمین کو کس خوبصورتی کے ساتھ پیدا کیا اور کسی نبی اور ولی کو اپنے کارخانے مین کچھ اختیار نہین دیا الٰہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ تونے ہمکو قرآن اور حدیث سے اپنی توحید کو سمجھایا اور شرک کی آفت سے کہ ایک عالم اُسمین پھنس رہا ہی تونے ہمکو محض اپنے کرم سی بچایا اور جناب محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیدھی راہ پر چلایا الٰہی درود اور رحمت بھیج ہماری اُس نبی مقبول پر کہ جو اُسکی راہ پر چلا اُسنے اپنے واسطے دوزخ سی پناہ کی اور جو اپنے باپ دادا کی بُری راہ پر جہالت سے اڑ گیا اور اُسکی حدیث کو نہ مانا اُسنے اپنی عاقبت تباہ کی اور رحمت بھیج اُسکی آل پاک پر جو تیرے ہی حکم کے فرمانبردار رہے ہین یہانتک کہ اپنی جان تیری راہ مین قربان کی اور اُسکے نیک اصحاب پر جنھون نے شرک چھڑا کر لاکھون خلقت مسلمان کی بعد سب کے سُننا چاہیے کہ اب ہندوستان مین عجب ایک بلا پھیل گئی ہے کہ اُمت محمدی مین بہت لوگ شرک مین گرفتار ہین لیکن اکثر مسلمان بیچارے بسبب بے علمی اور ناواقفی کے ناچار ہین تو اسواسطے بندہ عاجز خرّم علی کے دل مین آیا کہ اس شرک کی بُرائی قرآن شریف سے ثابت کیجیے اور ہر آیت کا

ترجمہ ہندی زبان مین صاف صاف بیان کرے تا ہر ایک کو فائدہ عام ہو اور جو مسلمان بھائی کہ عربی زبان نہین جانتے اسکو سمجھکر شرک کی آفت سے بچین اور اپنے پیغمبر کی راہ کو اختیار کرین اور جو لوگ کہ اسکو بھی نہ سمجھین اور نہ مانین تو اپنا سر کھاوین قبر مین آپ ہی معلوم ہوگا مآب ہے الحمد للہ کہ سن بارہ سو اٹھتیس ۱۲۳۸ ہجری مین یہ رسالہ بن چکا اور اسکا نام نصیحۃ المسلمین رکھا اور سب مطلب اسکا پانچ ۵ فصلون مین لکھا فصل پہلی مین اسکا بیان ہی کہ شرک کسکو کہتے ہین فصل دوسری مین شرک کرنے والون کی حماقت کا بیان ہی فصل تیسری مین اُن چیزون کا بیان ہی کہ جو اللہ تعالے نے اپنی تعظیم کے واسطے خاص کر لی ہین اور دوسرے کو کرنا درست نہین فصل چوتھی مین رسومات شرک کا ذکر ہی فصل پانچوین مین شرک کی برائی اور شرک کرنے کی سزا کا بیان ہی الٰہی ہمپر اور ہمارے بھائی مسلمانون پر ایسا کرم کر کہ ہر چیز کا تجھی کو مالک اور مختار جانین اور اس کتاب کو سمجھکر سواے تیرے کسی سے نہ مانگین انک مجیب الدعوات برحمتک یا ارحم الراحمین ۵

فصل پہلی مین اسکا بیان ہی کہ شرک کس کو کہتے ہین توحید ہندی زبان مین ایک جاننے کو کہتے ہین اور شرک ساجھا کرنے کو کہتے ہین اوّل مسلمان پر یہی فرض ہی کہ اللہ تعالی کی توحید کو جانے اور شرک سے بچے توحید اس کا نام نہین کہ خدا کو زبان سے ایک کہے اور اپنی حاجتون اور مرادون کے واسطے پیغمبر اور پیرون کی نذرین مانے اسی کا نام تو شرک ہی بلکہ توحید کے یہ معنی ہین کہ بس اللہ ہی کو ہر چیز کا مالک اور مختار جانے اور یہ سمجھے کہ اُسکے سوا پیر ہون یا پیغمبر فرشتے ہون یا شہید کسی کو کچھ اختیار اُسکے کارخانے مین نہین سب اُسکے روبرو عاجز و بے اختیار ہین اور شرک اسکا نام نہین کہ اللہ کے سوا آسمان اور زمین کا مالک کسی اور کو جانے یہ تو کوئی مشرک اور کافر بھی نہین کہتا ہی وہ بھی یہی کہتے ہین کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اللہ ہی بلکہ شرک کے یہ معنے ہین کہ اللہ نے جو اپنے واسطے کتنی چیزین خاص کر لی ہین اُن مین کسی دوسرے کو بھی ملانا جیسے مینہ کا برسانا رزق کا دینا بیمار کا اچھا کرنا آفتون بلاؤن سے بچانا اولاد کا دینا

غیب کی بات جاننا ہر جگہ پر حاضر و ناظر رہنا لوگون کی مدد کرنا جلانا مارنا یہ سب اللہ ہی کے
اختیار مین ہر ان مین کسی دوسرے کا بھی اختیار سمجھنا بس یہی شرک ہر کہ جسکے مٹانے کے
واسطے قرآن شریف اُترا اور پیغمبر خدا کافرون سے لڑے قرآن شریف مین ہزارون جگہ اسکا
بیان ہر اگر سب آیتین لکھی جائین تو کتاب بڑی ہو جاوے اب تھوڑی آیتین یہان
بیان ہوتی ہین دل سے سُننا چاہیے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا
ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ط اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَااسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ
اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ط اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے نبیؐ سے کہ تو کہدے اے
محمدؐ کہ مین مالک نہین اپنی جان کے بھلے کا نہ بُرے کا مگر جو چاہے اللہ اور اگر جانا کرتا مین
غیب کی بات تو بہت خوبیان جمع کر لیتا اور مجکو بُرائی کبھی نہ پہونچتی میرا کام سوا اسکے
کچھ نہین کہ عذاب سے ڈراتا ہون اور ثواب کی خوشی سُناتا ہون ایمان والے لوگون کو

فائدہ۔ یہ تو سب جانتے ہین کہ پیغمبر خداؐ کے برابر کوئی اللہ کا بندہ مقبول نہین پھر جب
اُن ہی کو خود اپنی جان کے نفع اور ضرر کا کچھ اختیار نہین اور وہ بھی غیب کی بات
نہین جانتے تو اور امام اور پیر کس گنتی اور شمار مین ہین اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ
مدد چاہنا اور حاجتین مانگنا سوا اللہ کے کسی سے نہ چاہیے پیر ہون یا پیغمبرؐ اولیا ہون یا شہید

سوال بعضے لوگ کہتے ہین کہ پیغمبر خداؐ نے بہت چیزون کی خبر دی ہر کہ آگے یون ہوگا اگر
علم غیب اُنکو نہ تھا تو خبر کیونکر دی اور اولیا کا بھی اسی طرح حال ہر دیکھو فلانے بزرگ
نے کہا تھا کہ ہم فلانے روز مرینگے ویسا ہی ہوا اور کسی سے کہا تھا کہ تیرے چار بیٹے ہونگے
سو چار ہی ہوئے اسکا **جواب** ہر کہ یہ اُنکو اللہ کے بتانے سے معلوم ہوا تھا اسکو علم غیب نہین
کہتے ہین جس قدر اللہ نے جسکو بتلا دیا بس اُسی قدر اُسکو حال معلوم ہوا زیادہ اُس سے ہرگز نہین
معلوم مشہور ہر کہ حضرت یعقوبؑ حضرت یوسفؑ کے غم مین رویا کرتے تھے معلوم نہ تھا کہ وہ
کہان ہین جب حضرت یوسفؑ مصر کے بادشاہ ہوئے تب اُن کو خبر معلوم ہوئی اگر آگے

جانتے تو کیون روتے اور کافرون نے حضرت عائشہ رض پر تہمت باندھی تھی حضرت کو
بہت رنج ہوا تھا جب بہت دنون کے بعد خدا نے قرآن مین فرمایا کہ عائشہ رض پاک ہی
کافر جھوٹے ہین تب حضرت صلعم کو خبر ہوئی اگر آگے سے معلوم ہوتا تو غم کیون ہوتا پھر جب
پیغمبر صلعم ون کی یہ حالت ہی تو بھلا اولیا رکا کیا رتبہ ہر ایک چیز کا حال جاننا آدمی کا کام
نہین یہ اللہ کی شان ہی اور یہ جاننا چاہیے کہ ہمارے پیغمبر کے دو کام ہین ایک تو دنیا مین ہدایت
دوسرے آخرت مین گنہگارون کی شفاعت سو ان دونون مین بھی اللہ نے حضرت کو بالکل اختیار
نہین دیا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ط
وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ ۵ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلعم تو ہدایت نہین کر سکتا جس کو
دوست رکھے لیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور وہی خوب جانتا ہی جو راہ پر آوینگے
فائدہ پس حضرت صلعم کا کام صرف حق بات کا بیان کر دینا تھا اور اگر ہدایت اختیار مین
ہوتی تو ابو جہل بھی مسلمان ہو جاتا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط
اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ کون ایسا ہے کہ شفاعت کرے اللہ کے پاس مگر اسکے حکم سے
فائدہ یعنے اللہ کا حال مثل بادشاہ کے نہ سمجھنا چاہیے کہ بادشاہ جس پر غصے ہوتا ہے تو
امیر وزیر اسکو بخشا لیتے ہین اور ہر چند اُس کا جی بچتا ہے مگر اُنکی خاطر کرتا ہی کیونکہ بادشاہ
جانتا ہی کہ اگر مین ان کی خاطر نہ کرونگا تو امیر وزیر میرے ملک مین خلل ڈال دینگے
اور اللہ کو اپنے کام مین کسی دوسرے کی پروا نہین اُسکے روبرو کیا طاقت کسی پیغمبر یا ولی
کو کہ بے حکم اُسکے کسی کی شفاعت کرین ہمارے حضرت صلعم بھی جب اللہ کا حکم پاوینگے تب
قیامت کے دن شفاعت اُمت کی کرینگے **فائدہ** اللہ اکبر یہان سے اللہ کی خداوندی
اور جلال بوجھا جاتا ہے کہ کیسا مالک زبردست اور بے پرواہ ہے کہ کسی فرشتے یا پیغمبر
کو کسی چیز کا اختیار نہین دیا ہر چیز اپنے اختیار مین رکھی ہی بغیر حکم ممکن نہین کہ ایک بوند
آسمان سے گرے اس زمانے کے نادان لوگون نے ایسا اعتقاد بیجا انبیا علیہم السلام اولیا رح کے

ساتھ بڑھایا کہ اللہ کی بڑائی اور مالکی جیسی چاہیے ویسی دلون مین نہین رہی دنیا کی بھی مُرادین اُن ہی سے مانگتے ہین اور یہ جانتے ہین کہ ہم کتنے ہی گناہ کرینگے آخرت مین بھی وہ سب بخشالیوین گے اور حقیقت حال جو تھا سو معلوم ہوا کہ پیغمبر صلعم کو بھی خود اپنی جان کا اختیار نہین اور وہ بھی بے حکم اللہ کے نہ بخشا سکین گے اکثر لوگون سے سُنا ہے کہ کہتے ہین ہو واقعی اللہ کے سوا کسی کو کچھ اختیار نہین لیکن انبیا علیہم السلام اولیا رحمہم اللہ اللہ کے بندے مقبول ہین جس چیز کی اللہ سے عرض کرتے ہین وہ قبول کرتا ہی اسکا **جواب** یہ ہی کہ البتہ اُنکی دعا اکثر قبول ہوتی ہی ہر دعا اُنکی بھی نہین قبول ہوتی حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے واسطے دعا کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے واسطے دعا کی اور ہمارے حضرت صلعم نے اپنے چچا کے واسطے دعا کی کسی کی دعا قبول نہوئی اور حکم ہوا کہ جاہل مت بنو اس مقدمے مین خلاف مرضی ہمارے دعا نہ کرو اِس سے صاف معلوم ہوا کہ اُنکی بھی دعا وہی قبول ہوتی ہے جو موافق مرضی خدا کے ہے ہر چند کہ یہ پاک لوگ ہین مگر پھر بھی بندے ہین کچھ اُنکا اللہ پر زور نہین کہ جو چاہین وہی ہو۔

قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ط بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اور کہتے ہین اللہ نے کر لیا بیٹا وہ اس لایق نہین لیکن وہ بندے ہین عزت والے اُس سے بڑھکر بول نہین سکتے اور وہ اُسکے حکم پر کام کرتے ہین **فائدہ** کافر بعضے پیغمبرون اور فرشتون کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے سو فرمایا بیٹے نہین یہ سمجھو کہ وہ بندے ہین مقبول اور عزت والے ہین لیکن یہ مقدور نہین کہ بڑھکر بول سکین یا بغیر حکم کچھ کرین قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ اُس کو معلوم ہی جو اُنکے آگے ہی اور جو اُنکے پیچھے اور وہ سفارش اور شفاعت نہین کرتے مگر اُسکی جس سے اللہ راضی ہوا اور وہ اُسکی ہیبت سے ڈرتے ہین **فائدہ** اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ جو پیغمبر صلعم کی شفاعت کی امید رکھتا ہو اُسکو لازم ہے کہ پہلے اللہ کو راضی کرے اور اللہ کی رضامندی

بدون شرک چھوٹے ممکن نہین قال اللہ تعالی ومن یقل منھم انی الٰہ من دونہ فذلک
نجزیہ جھنم کذلک نجزی الظلمین ٥ اللہ تعالی فرماتا ہی اور جو کوئی فرشتہ یا نبی کہے
کہ میری بندگی ہی اللہ کے نیچے یعنی اللہ کے بعد مین لائق پوجنے کے ہون سو اُسکو ہم
بدلہ دینگے دوزخ ایسا ہی ہم بدلہ دیتے ہین بے انصافون کو **فائدہ** مسلمانو خیال
تو کرو کہ قرآن مین فرشتون اور پیغمبرون کا یہ حال ہی کہ اللہ سے بڑھ کر بول نہین سکتے
اور اُسکے جلال کے روبرو ڈرتے ہین بے مرضی خدا کے سفارش کسیکی نہین کر سکتے اور اس
زمانیکے جاہل مسلمان ادنی پیرون کو مالک و مختار جانکر اپنی سب حاجتین اور مرادین اُنسے مانگتے
ہین اور اپنے پیرون کی شفاعت کی اُمید پر خدا کے گناہون سے نہین ڈرتے اور بعضے مردود جاہل
پیرزادے کچھ لیکر اپنے مریدون کے گناہ بھی بخشدیتے ہین اور معافی کی سند بھی لکھدیتے ہین
خدا لعنت کرے اُن لوگون پر انھون نے شیطان کے بھی کان کاٹے قال اللہ تعالی لہٗ
دعوۃ الحق والذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لھم بشیء الا کباسط کفیہ
الی الماء لیبلغ فاہ وما ھو ببالغہ وما دعاء الکفرین الا فی ضلل ٥ اللہ تعالے فرماتا ہی
کہ اللہ ہی کا پکارنا سچ ہی اور جنکو پکارتے ہین اُسکے سوا نہین پہونچتے اُنکے کام پر کچھ
مگر جیسے کوئی پھیلا رہا ہو دونون ہاتھ طرف پانی کے کہ آپ پہنچے اُسکے مُنھ تک اور وہ کبھی
نہ پہونچے گا اور جتنی پکار ہی منکرون کی سب گمراہی ہی **فائدہ** یعنی اگر پیاسا دریا کے کنارے
پر ہاتھ پھیلا کے پانی کو پکارے کہ اے پانی تو میرے مُنھ مین آ جا تو وہ ہرگز نہ آسکے گا اسی طرح جو
لوگ اللہ کے سوا اور لوگونکو پکارتے ہین وہ بھی مدد نہین کر سکتے ہین یعنی بے اختیاری مین
دونون برابر ہین جیسے پانی کو آپسے مُنھ مین گھُس جانے کی قدرت نہین ویسے ہی اللہ کے سوا
مدد کرنے کی کسی کو طاقت نہین سبحان اللہ کیا کیا مثالین دیکر اپنے بندون کو سمجھاتا ہی اگر
اسپر بھی کوئی نہ سمجھے تو آدمی نہین جانور ہی قال اللہ تعالی وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف
لہٗ الا ھو وان یمسسک بخیر فھو علی کل شیء قدیر ٥ وھو القاھر فوق عبادہ ٥

وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ط اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر پونہچاوے تجکو اللہ کچھ سختی پھر اُسکو کوئی نہ اُٹھاوے سوا اُسکے اور اگر پونہچاوے تجکو بھلائی تو وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اُسی کا زور پونہچتا ہی اپنے بندون پر اور وہی ہی حکمت والا خبردار **فائدہ** اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ میری تکلیف دی ہوئی کو کوئی دور نہین کر سکتا اور اس زمانے کے نادان لوگ مشکل کے وقت اللہ کو چھوڑ کر اُسکے بندون سے مدد مانگتے ہین کوئی حاضری حضرت عباسؓ کی مانتا ہی کوئی توشہ شاہ عبدالحقؒ کا کرتا ہی کوئی مالیدہ شاہ مدارؒ کا چڑھاتا ہی اتنا نہین بوجھتے کہ یہ اللہ کے بندے ہین انکا کیا مقدور ہی کہ اُسکی دی ہوئی تکلیف کو اُٹھاوین یا ان بعضے صاحب ایک دو فارسی کی کتاب پڑھکر آپ کو بڑا قابل سمجھتے ہین وہ یون تقریر کرتے ہین کہ ہم انبیاء اولیاء سے جو مدد چاہتے ہین سو اس سبب سے کہ بغیر سیڑھی کے بھلا کوئی کوٹھے پر چڑھ سکتا ہی یا بغیر وسیلہ امیر وزیر کے کوئی بادشاہ تک پونہچتا ہی اُسکا یہ **جواب** ہی کہ واقعی بغیر سیڑھی کے کوٹھے پر چڑھنا ممکن نہین اسی طرح بغیر حکم مانتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ کا ملنا ممکن نہین اور پہلا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی ہی کہ اللہ کے سوا کسی سے مدد نہ چاہو اور مُرادین نہ مانگو اب خیال تو کرو کہ تمنے سیڑھی کو چھوڑ دیا یا ہمنے اور اللہ کو جو بادشاہ کے مانند سمجھے ہو سو غلط ہی اسواسطے کہ بادشاہ ہر جگہ سارے مُلک مین پونہچ نہین سکتا ہے ہر کسی کا مطلب آپ سُن نہین سکتا سب مُلک کا کام اکیلے کر نہین سکتا اسی سبب سے وہ لوگون کو کام سپرد کرتا ہی اور صلاح لینے مین وزیر کا محتاج ہوتا ہی اور اللہ تو بڑی قدرت والا ہی اور صلاح لینے مین کسی کا محتاج نہین ہر جگہ حاضر و ناظر ہی ہر ایک کی بات سُنتا ہی دلون کے بھید تک جانتا ہی اُسکو کیا پروا کہ کسی کو اپنا کام سپرد کرے یا کسی سے صلاح مشورہ پوچھے اور یہ کسی فرشتے یا پیغمبر کو طاقت نہین کہ بغیر حکم کچھ بول سکین وہ مالک اکیلا ہے زبردست بڑی شان والا نہ کوئی اُسکا وزیر ہے اور نہ کوئی اُس کا نائب سبحان اللہ آپ ہی جو چاہتا ہی سو کرتا ہے اسواسطے سوائے اُسکے پکارنا کسی اور کو ممکن نہین اس طرح اگر سیڑھی

رسولؐ کو پکارے تو اُسکو ظالم کہا ہی یہ بڑے ظالم ہین کہ جسپر بھی نہین ڈرتے قال اللہ تعالیٰ
وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکَ وَلَا یَضُرُّکَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّکَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ مت پکار اللہ کے سوا ایسے کو کہ نہ بھلا کرے تیرا اور نہ بُرا پھر جو تو
کریگا اُسوقت گنہگار ہونین ہوگا **فائدہ** جب حکم ہوا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو تو اس
سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگونکی عادت ہے کہ اُٹھتے بیٹھتے قدم پھسلتے یا رسول اللہ یا علی یا غوث یا عبد القادر
جیلانی یا مخدوم کہتے ہین اور اُن کو پکارتے ہین سو نہ چاہیے اسوقت مناسب ہی کہ یا اللہ
کہین چنانچہ دوسری آیت مین حق تعالیٰ فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ یعنی مسلمان لوگ وہ ہین کہ جو اللہ کو پکارتے ہین کھڑے اور
بیٹھے اور لیٹے اور یہ کہین نہین فرمایا ہی کہ مسلمان وہ ہین کہ جو اُٹھتے بیٹھتے یا محمدؐ یا علیؓ کہتے
ہین مسلمان کو لازم ہے کہ جو اللہ و رسولؐ کا حکم ہو اُسی پر چلے اپنی طرف سے کچھ نہ لگائے بہت
خرابی اسلام مین اسی سے پڑ گئی ہی کہ یہ لوگ اللہ و رسولؐ کا حکم تو نہین دریافت کرتے
ہین اپنی عقل ناقص پر چلتے ہین قال اللہ تعالیٰ وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ
اَحَدًا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ سجدے کرنا اللہ ہی کو لائق ہین سو نہ پکارو اللہ کے ساتھ کسی اور
کو **فائدہ** یہاں سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ جو لڑکونکی بیماری مین یا اور سخت مصیبتون مین کہنے
لگتے ہین کہ یا اللہ یا حسینؓ خبر لیجیو سو نہین درست ہے یہ وقت اللہ سے مدد مانگنے کا ہی صرف
اللہ ہی سے دعا کیا چاہیے کیا تیرے اللہ سے کچھ کام نہین ہو سکتا ہی جو کوئی دوسرا بھی
درکار ہو کیا بری عادت ہو گئی ہی کہ اللہ کے ساتھ بندون کو بھی ملا دیتے ہین کوئی کہتا ہی
اللہ رسولؐ تمہارا بھلا کرین کوئی کہتا ہی اللہ مدد آپ تیری مدد پر ہین **مثل** ہی کہ کوئی شخص
تمہاری تعظیم کرکے تمکو مسند پر بٹھائے اور اُسی جگہ تمہارے برابر تمہارے غلام کو بھی بٹھاوے
بھلا تم خوش ہوگے اگر کچھ عقل ہی تو اسکا مطلب سمجھو قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
اِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ جب تو کچھ مانگا چاہے تو اللہ سے مانگ اور جب تو مدد مانگا چاہے تو اللہ سے مدد مانگ اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہین نہین فرمایا کہ مین بڑا مقبول بندہ اللہ کا ہون اور تمھارا نبی مجھسے بھی مدد مانگا کیجیو بعضے شخص اس مقام مین شبہہ کرتے ہین کہ اگر خدا کے سوا کسی سے مدد چاہنا درست نہین تو چاہیے کہ حاکم سے فریاد کرنا حکیم سے علاج کروانا نوکر یا غلام سے پانی مانگنا ہاتھ مین لاٹھی رکھنا بھی درست نہو اسواسطے کہ ان کامون سے بھی سوائے خدا کے اور چیزون سے مدد چاہنا ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ حق تعالی نے ان چیزونکو انہی کامون کے واسطے سبب مقرر کیا ہے پانی پینے کے واسطے پیدا کیا ہے اور دوائیان بیماری کیواسطے مگر مدار اور سالار کو اسواسطے نہین پیدا کیا کہ لوگون کو رزق اور بیٹے دیا کرین اور انبیاء اور اولیاء سب ان کامون کو کرتے تھے یعنی لاٹھی بھی ہاتھ مین رکھتے تھے اور علاج بھی کرتے تھے اور حق تعالی نے ہمکو بھی ان کامونسے نہین منع فرمایا غرض کہ استعانت اور مدد مانگنا اسی طرح کا منع ہے کہ جسمین شرک لازم آوے اور نوبت نذر نیاز کرنے اور منت ماننے کی پہونچے قال اللہ تعالی ویجعلون لما لا یعلمون نصیبا مما رزقنٰهم تاللہ لتسئلن عما کنتم تفترون ۔ اللہ تعالی فرماتا ہے اور ٹھہراتے ہین ایسون کو جو خبر نہین رکھتے ہین ایک حصہ ہماری دی روزی مین سے قسم اللہ کی تمسے پوچھنا ہے جو جھوٹ باندھتے تھے **فائدہ** یعنی انکو فرمایا جو اپنے کھیت مین جانورونمین سوداگری مین اللہ کے سوا کسی کی نذر نیاز ٹھہراتے تھے جیسے آگے کے لوگ تھے ویسے اب بھی ہین جانورونمین حصہ جیسے سید احمد کبیر کی گاے شیخ سدو کا بکرا شاہ مدار کی مرغی اور کھیت اور سوداگری مین سے بھی جیکی حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی اور شاہ مدار کی نکالتے ہین اور پیسا امام ضامن کا بازو پر باندھتے ہین سو فرمایا یہ سب اللہ کا مال ہے اسمین کسی دوسرے کا حق نہین اسکے بدون حکم کسی کا حصہ اپنی طرف سے نہ ٹھہراؤ ہان یہ البتہ درست ہے کہ اسکو اللہ کی نذر کرو اور اسکا ثواب جو تمکو ملتا سو اُن کی روح کو بخشدو لیکن نام ٹھہرا دینا کہ یہ چیز فلانے بزرگ کی ہے یہی منع ہے۔

فصل دوسری مین شرک کرنے والون کی حماقت کا بیان ہے

قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَخْلُقُوْنَ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ ۚ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ؕ حق تعالیٰ فرماتا ہے اور جن کو پکارتے ہین اللہ کے سوا کچھ پیدا نہین کرتے اور خود آپ پیدا کیے جاتے ہین مُردے ہین جن مین جی نہین اور اُنکو خبر نہین کب کب قبرون سے اُٹھائے جاوینگے **فائدہ** اس مقام مین حق تعالیٰ مشرکون کی حماقت اور نادانی کو بیان کرتا ہے یعنی مدد مانگنے اور پکارنے کے لائق تو وہ شخص ہو کہ جسنے کچھ پیدا کیا ہو اور زندہ بھی ہو مشرک ایسے احمق ہین اُنکو پکارتے ہین جو مُردے ہین جن مین جی نہین اور کسی کو پیدا کیا کرین کہ خود آپ پیدا کیے گئے ہین اسی طرح ہمارے زمانے کے جاہل مسلمان مُردے بزرگون سے حاجتین مانگتے ہین اور نہین سمجھتے کہ وہ خود اپنے جینے مرنے مین کسی اور کے محتاج تھے وہ دوسرے کی کیا مدد کرینگے **مثل ہے** پیر آپ ہی کو در ماندے شفاعت کسکی بعضے جاہل جو آپ کو قابل سمجھتے ہین یون کہتے ہین کہ پیغمبر خدا کے وقت مین عرب کے کافر بُت پوجتے تھے اور اُنسے مدد چاہتے تھے سو اللہ نے قرآن شریف مین بتون کی مدد مانگنے سے البتہ منع فرمایا ہو اور کچھ انبیاء اولیاء کی مدد مانگنے سے نہین منع کیا اسکا **جواب** یہ ہو کہ حق تعالیٰ نے جہان شرک سے منع کیا ہو لفظ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کی فرمائی ہے یعنی اللہ کے سوا کسی سے مدد نہ مانگو اور کسی کو نہ پوجو پس اسمین تو سبھی آگئے بُت بھی اور انبیاء اولیاء بھی اور یہ کسی آیت مین نہین فرمایا ہو کہ تم اپنی حاجتین بتون سے تو نہ مانگو لیکن میرے پیر پیغمبرون سے مانگو بلکہ اپنی ذات پاک کے سوا کوئی ہو سبسے منع فرمایا ہو اور مدد تو اُسسے مانگیے جس کو کچھ اختیار بھی ہو اور حق تعالیٰ تو صاف پہلی آیت مین فرما چکا کہ پیغمبر تک کو اپنی جان کا کچھ اختیار نہین مدار رسالت بیچارے دن کو کون پوچھے اللہ کے روبرو عاجز ہونے مین اور بے اختیار ہونے مین ہم اور ولی اور پیغمبر سب برابر ہین لیکن رُتبے مین بڑا فرق ہو وہ بندے مقبول ہم گنہگار وہ ہمارے نبی سردار اور ہم اُنکی اُمّت فرمان بردار جس طرح ادنی سپاہی اور رسالدار بادشاہ کے نوکر ہونے مین دونون برابر ہین مگر مرتبے مین زمین اور آسمان کا

فرق ہو قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ ط اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَہَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ نُزُلًا ہ حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ اب کیا سمجھے ہین منکر کہ ٹھہراوین میرے بندون کو میرے سوا حمایتی ہمنے رکھّی ہو دوزخ منکرون کی مہمانی **فائدہ** حضرتؐ کے وقت مین کافر دو قسم کے تھے بہتؔ انمین سے بُتون کو پوجتے تھے اور بعضے کافر پیغمبرون کی رُوح کو جیسے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت عزیرؑ کی روح کو پوجتے تھے اور اُنسے مُرادین مانگتے تھے سو اللہ نے دونون کو کافر کہا اور اِس آیت مین اُنکو غصّے سے فرمایا کہ یہ لوگ بڑے احمق ہین کہ میرے بندون کو میرے سوا اپنا حمایتی ٹھہراتے ہین یعنی پیغمبرؑ اور اولیاؒ ہر چند کہ پاک لوگ ہین لیکن آخر میرے غلام اور میرے بندے ہین میرے ہوتے اُنسے حمایت چاہنا کب لائق ہی بھلا دھیان توکرو میان کے ہوتے میان کی چیز کو اُسکے غلام سے مانگنا کیسی بڑی نادانی ہے لیکن یہ جاننا چاہیے کہ انبیا و اولیاء کو ایک طرح وسیلہ پکڑنا درست ہے وہ یہ کہ خدا کی جناب مین یون عرض کرے کہ الٰہی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل سے یا علی مرتضیٰؓ کے تصدق سے میری فلانی حاجت روا کر سوائے اِس طرح کے ہرگز درست نہین قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ ط اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَہٗ ط وَاِنْ یَّسْلُبْہُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا لَّا یَسْتَنْقِذُوْہُ مِنْہُ ط ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ہ مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ ط اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ہ حق تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو ایک مثل کہی جاتی ہے اُس کو سُنو جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا ہرگز نہ بنا سکین ایک مکھّی اگرچہ سارے جمع ہون اور اگرچہ چھین لے اُنسے مکھّی تو چھُڑا نہ سکین اُس سے دونون کمزور ہین مانگنے والا بھی اور جس سے مانگا لوگون نے اللہ کی قدر نہین سمجھی جیسی اُسکی قدر ہے بیشک اللہ زور آور ہے زبردست **فائدہ** یعنی جو لوگ اللہ کے سوا بُتون سے یا پیرون سے مُرادین مانگتے ہین افسوس ہے کہ وہ اللہ کی قدر جیسی چاہیے ویسی نہین سمجھتے اگر سمجھتے ہوتے

تو اللہ سے زبردست جہان کے پیدا کرنے والے کے ہوتے اِن بیچارے بے مقدورون
سے کہ جنسے ایک مکھی تک نہین بن سکتی ہی کیون حاجتین مانگتے خاک پڑے اُسکی
بوجھ پر جو بادشاہ کے روبرو فقیر سے بھیک مانگے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ
یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ شُرَکَاءَ ط اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور یہ جو پیچھے پڑے ہین شریک پکارنیوالے اللہ کے سوا کچھ نہین
مگر پیچھے پڑے ہین خیال کے اور کچھ نہین مگر اٹکلین دوڑاتے ہین **فائدہ** یعنے
جو شخص اللہ کے سوا اُن کو مدد کے واسطے پکارتے ہین بالکل عقل سے خالی ہین بُت
پوجنے والے یہ نہین سمجھتے ہین کہ یہ تو بُت پتھر ہین ہم جو اُنکے آگے گاتے بجاتے ہین حاجتین
طلب کرتے ہین یہ کیونکر سُنین گے خود آپ تو جگہ سے ہل نہین سکتے ہماری مدد کیا کرینگے
اسی طرح جاہل مسلمانون کو خبط ہو گیا ہی کہ بزرگونکی قبرین پوجنے لگے ہین اور یہ سمجھے ہین کہ انبیا
اولیا خدا کے کارخانے کے مختار ہین جسکو جو چاہتے ہین سو دیتے ہین یہ نہین سمجھتے کہ وہ بندے
خود آپ ہر چیز مین اللہ کے محتاج تھے وہ کہانسے مختار ہو گئے اور اسی طور بعضے مرد اور
عورتین جن پری اپنے خیال سے تراشے ہین نام رکھا ہی دریا پری شاہ پری آسمان پری کوئی ان
احمقون سے پوچھے کہ تمنے کیا اُنکو آنکھ سے دیکھا ہی یا خدا و رسولؐ نے تمکو تبلایا ہی تم اُن کو
کہان سے سمجھے جو اُن کو پوجنے لگے یہان سے کوئی وجود جنّون کا انکار نہ سمجھے کیونکہ وجود جنّون
کا تو قرآن شریف سے ثابت ہی لیکن شاہ پری آسمان پری اپنی طرف سے جو نام ٹھہرا لیے ہین اور
اُنکی منت مانتے ہین اسمین گفتگو ہی اور اسی طرح سے ہندو اور جاہل مسلمانون کی عورتین اور
بعضے جاہل مسلمان جورو کے غلام چیچک کے مرض مین خود بھی بُت پوجتے ہین اور مالن کو بھی
بلاتے ہین اور اگر ایسا ہوا کرتا کہ مسلمانون کے لڑکے چیچک مین مرجایا کرتے اور ہندوؤن کے
جیتے رہتے تو شاید کوئی مسلمان لڑکے والا بُت پوجنے سے باقی نہ رہتا یہ نہین سمجھتے کہ جیسے
گرمی کی بیماریان اور ہین ویسے چیچک بھی ہی اِس سے اور مُردار دیبی بھوانی سے کیا علاقہ غرضکہ

فرمایا ہے اللہ نے جو لوگ شرک کرتے ہیں بڑے گدھے ہوتے ہیں صرف اپنے وہم اور خیال پر
چلتے ہیں نہ کوئی اُنکے پاس دلیل ہے اور نہ کوئی سند فی الحقیقۃ اگر احمق نہوتے تو اللہ جیسے مالک
کو چھوڑ کر کیوں ادھر اُدھر بھٹکتے قال اللہ تعالیٰ قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ
أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ائْتُونِي بِكِتٰبٍ مِنْ
قَبْلِ هٰذَا أَوْ أَثٰرَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ۝ کہا اللہ تعالیٰ نے کہ تو کہہ اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مشرکوں سے بھلا دیکھو تو جنکو پکارتے ہو اللہ کے سوا دکھاؤ تو مجکو انھوں نے
کیا پیدا کیا ہے زمین میں یا اُن کا کچھ ساجھا ہے آسمانوں میں لاؤ میرے پاس کوئی اس قرآن سے پہلے
کی کتاب یا کوئی علم چلا آتا اگر تم سچے ہو **فائدہ** جیسا اُن لوگوں سے یہ پوچھا گیا تھا ویسا ہی
اس زمانے کے لوگوں سے پوچھا چاہیے کہ عقل کی نزدیک تو مانگیے اُس سے جسکی ظاہر میں کچھ
قدرت بھی نمود ہو تم جو امام اور پیروں سے مرادیں مانگتے ہو کیا سمجھکر بھلا بتا دو کہ حضرت
عباس نے کونسا آسمان پیدا کیا اور عبدالقادر جیلانی نے کونسا دریا بہا دیا اور سید
سالار نے کونسی کھیتی بنائی اور شاہ مدار نے کونسی چیونٹی پیدا کی اور اگر اُنسے کچھ نہیں بن سکا
تو پھر تم کیوں گمراہ ہوئے اور کیوں اُنسے مرادیں مانگنے لگے اور قرآن شریف سے زیادہ کون کتاب
ہے جسپر تم چلتے ہو یا ان بزرگوں نے تمسے کہدیا ہے کہ ہم بڑی قدرت والے ہیں ہمسے اپنی حاجتیں
مانگا کیجیو اور ہمارے جھنڈے نشان چڑھایا کرنا خدا کیواسطے ذرا تو آنکھیں کھولو ہوش سنبھالو
تمھارے پاس اسپر کونسی سند ہے بہت نادان ایسا کلام سُنکے کہتے ہیں کہ ہم جو اپنے پیروں سے مانگتے
ہیں سو مراد ہماری برآتی ہے دیکھو فلانی دفعہ ہمنے شاہ مدار سے بیٹا مانگا تھا سو ہمکو ملا اور ایکبار
ناؤ ڈوبنے لگی ہمنے سید سالار کو پکارا انھوں نے بچا لیا تو اسی بات سے ہمکو معلوم ہوا کہ اُنکو
بڑی قدرت ہے اُسکا **جواب** یہ ہے کہ جیسے تم کہتے ہو ویسے ہندو بھی کہتے ہیں کہ جو مراد ہم دیبی
بھوانی سے مانگتے ہیں سو وہ ہمکو ملتی ہے تو چاہیے کہ اُنکو بھی پوجو کہ جیسی تمھارے پیروں
کو قدرت ہے ویسی تو اُنکو بھی ہے آہی تو یہ کیسا شیطان نے گمراہ کیا ہے کہ اصل بات مطلق نہیں

سمجھے بلکہ اسکی مثال اس طرح ہر کہ جیسے ایک شخص کا چھوٹا لڑکا دودھ پینے کے سبب سے اپنی دایہ
سے ہل گیا ہر مٹھائی اور جس چیز کو کہ لڑکے کا جی چاہتا ہے وہ اپنی دایہ سے کہتا ہر اور باپ
جانتا ہر کہ دایہ ہر چیز کو کہان سے دے سکیگی سو وہ آپ اُسکو دیتا ہر یہ لڑکا نا سمجھ جانتا
ہر کہ یہ چیز مجھکو میری دایہ نے دی بس اسی طرح اللہ کو تو اپنے بندون پر باپ سے بھی زیادہ رحم
اور اُنکی حاجتین خوب جانتا ہر سو اپنے کرم سے بر لاتا ہر ہندو کم بخت اُسکو بتون سے سمجھتے ہین
اور جاہل مسلمان اپنے پیرون سے لیکن منصفی کی بات یہ ہر کہ جس کا کھائے اُسکا گائے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً
وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ حق تعالیٰ فرماتا ہر کہ اُس سا گمراہ کون ہے جو پکارے اللہ کے
سوا ایسے کو کہ نہ پہنچے اُسکی پکار کو دن قیامت تک اور اُن کو خبر نہین ہے اُن کے
پکارنے کی اور جب قیامت کو لوگ جمع کیے جاوینگے تو وہ ہونگے اُنکے دشمن اور ہونگے
اُنکے پوجنے سے منکر **فائدہ** اللہ کے سوا کسی کو کچھ اختیار نہین ہے سو جو لوگ کہ بتون یا
بزرگون سے مدد چاہتے ہین اگر قیامت تک پکارینگے اُنسے کچھ نہو سکیگا اور مدد تو وہ شخص
کرے جسکو کچھ اُنکے حال کی خبر بھی ہو سو اللہ نے فرمادیا کہ اُنکو اِن لوگونکے پکارنے کی خبر
بھی نہین ہوتی ہر کہ ہمکو کون پکارتا ہر یعنے غیب کی بات جاننا اور ہر جگہ حاضر ناظر رہنا
یہ اللہ ہی کی شان ہر بندے ہر چند کہ پیغمبر ہون مگر بے اللہ کے بتلائے کیا جانین عجب لوگ
نادان ہین کہ کوسون اور منزلون سے بزرگون کو پکارتے ہین کہ یا حضرت فلانی مدد ہماری
کرو یہ نہین سمجھتے کہ وہ اتنی دور سے کیونکر سُنین گے کیا وہ سب عالم مین گشت کرتے پھرتے
ہین یا معاذ اللہ خدا ہین جو سارے جہان مین حاضر ناظر رہتے ہین زندگی مین تو دور کی
بات سُنتے نہ تھے اب مرےپیچھے بعد خوب سُننے لگے اور عجب بات یہ ہر کہ قیامت کو لوگ
جس جس کو دُنیا مین اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے اور نذرین نیازین کرتے تھے اُنکے پاس

جاوینگے حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ وہ اُنسے غصّے ہونگے اور کہینگے کہ تم جھوٹے ہو ہمنے تمسے کب کہا
تھا کہ تم اپنی مُرادین ہمسے مانگا کیجیو بھلا بتاؤ کہ یہ ہمنے کس کتاب مین لکھدیا تھا ہمارا کیا مقدور
کہ جو ہم اللہ کے کار مین دخل کرتے ہماری بلا سے جیسا کیا ویسا بھگتو بعضے نادان جب یہ سُنتے
ہین کہ سوائے اللہ کے کسی نبیؐ ولیؒ کو قدرت حاجت برلانے کی نہین ہی تو کہتے ہین کہ یہ لوگ
بزرگون سی منکر اور بے اعتقاد ہین اُسکا جواب یہ ہی کہ معاذ اللہ ہم اُنسے بے اعتقاد نہین ہین
اپنا جانتے ہین کہ وہ مقبول بندے ہین اُنکو بھی مرتبہ اللہ کی غلامی ورفرمانبرداری مین ملا
لیکن ہان تمھاری طرح خدا کے کام مین اُنکو مختار نہین جانتے ہین اور ٹھیک بات یہ ہی کہ جو جسکے
ساتھ محبّت اور اعتقاد رکھتا ہی تو اُسکا طریق اختیار کرتا ہی اگر تمکو انبیاءؑ اولیاءؒ کیساتھ سچّا
اعتقاد ہوتا تو تم اُنکے فرمانے پر چلتے اور اپنی طرف سے بدون حکم اُنکے کچھ ایجاد نہ کرتے سب جاہلون کا
یہ معمول ہی کہ جب کچھ جواب نہین بنتا ہی اور تقریرین بند ہوتے ہین تو عاجز ہو کر آخر کو یہ
جواب دیتے ہین کہ جو تم کہتے ہو کہ اللہ کے سوا کسی پیرؒ پیغمبرؑ سے مُرادین مانگنا درست نہین یہ بات
تو نئی ہی ہمنے اپنے باپ دادا سے کبھی نہین سُنی کیا آگے عالم فاضل نہ تھے اب تم ایک نئے پیدا ہوئے
ہو اُسکا یہ **جواب** ہی کہ ہم اِس مقدمے مین قرآن شریف کی آیتین بیان کرتے ہین اور قرآن کو
حضرتؐ پر اُترے تیرہ سو برس سے زیادہ گذرے ہین اور جن امام اور پیرون سے کہ تم مُرادین
مانگتے ہو وہ بعد پیغمبرؐ کے پیدا ہوئے ہین ذرا غصّے کو تھوکو منصفی کرو کہ اب تمھاری بات
نئی ہی یا ہماری اور ہر زمانے کے عالم فاضل کتابون مین بُرائی شرک کی لکھتے آئے ہین آجتک
کسی عالم دیندار نے نہین کہا ہی کہ سوائے اللہ کے کسی انبیاؑ اولیاء سے بھی مُرادین مانگنا
درست ہے اور نہ کوئی عالم قرآن کا واقف یہ کبھی کہے گا اور اگر تمکو ہمارے کہنے مین کچھ شُبہہ
ہو تو کسی اور عالم فاضل سے اِن آیتون کے معنی پوچھو دیکھو تو یہی مطلب بیان کرتا ہے
یا کچھ اور شیعہ اور اہل سُنّت اِس بات مین سب موافق ہین شرک مین کسی کو اختلاف
نہین ہی اور تم اپنے باپ دادا سے کیا سُنتے جیسے تم جاہل ہو اور قرآن و حدیث کے معنی نہین

جانتے ہو ویسے ہی وہ بھی ہو نگے بھلا اندھا بھی کہین اندھے کو راہ بتلاتا ہو اور صاف صاف
تو یہ ہو کہ ہم ایمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لائے ہین کچھ باپ دادے پر ایمان نہین لائے ہین جو
اُن کی ہر بات کو مانین اگر باپ دادے کا طریق موافق پیغمبر کے ہو تو ہم اُنکے تابع ہین اور نہین
تو ہم محمدؐ کی راہ پر چلین گے جسکا طریق سب طریقون سے بہتر ہی بھلا ہم تمسے پوچھتے ہین کہ اگر تمھارے
باپ دادے مفلس ہون روٹی کو محتاج اور تمکو خدا اپنے کرم سے مال و دولت دے تو تم
اُس مال کو رکھو گے یا پھینک دو گے کہ ہمارے باپ دادے کے پاس تو مال نہ تھا ہمکو لینا
نہ چاہیے سبحان اللہ دین کے قبول کرنے مین تو باپ دادا یاد آتے ہین اور مال لینے کو
طیار اور عجب اتفاق ہو کہ جیسے اب کے جاہل مسلمان باپ دادے کی رسم اور عادت کو
دلیل پکڑتے ہین اور منع کرنے والون کو جواب دیتے ہین ویسے مکّے کے کافر پیغمبر خدا کو
جواب دیتے تھے چنانچہ اُسکا بیان اس آیت مین ہو قال اللہ تعالی وَاِذَا قِیْلَ لَہُمُ
اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ
شَیْئًا وَّلَا یَہْتَدُوْنَ ۵ حق تعالی فرماتا ہو اور جب اُن کافرون سے کہیے چلو اُس پر
جو اُتارا اللہ نے کہین نہین ہم چلینگے اُس پر جس پر دیکھا اپنے باپ دادے کو بھلا اگرچہ
اُنکے باپ دادے نہ عقل رکھتے ہون کچھ اور نہ راہ کی خبر تو بھی **فائدہ** یعنی باپ دادے
کی فرمان برداری وہین تک بہتر ہو کہ جسمین جہالت نہین ہے اور جب معلوم ہوا کہ
اُنکی رسم سراسر خلاف حکم خدا کے ہو پھر اُس پر ہرگز نہ چلنا چاہیے کیا غضب کی بات ہے
کلمہ تو محمدؐ کا پڑھین اور راہ شیخ سدّو کی چلین قال اللہ تعالی وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَحْدَہُ
اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ وَاِذَا ذُکِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِذَا ہُمْ
یَسْتَبْشِرُوْنَ ۵ حق تعالی فرماتا ہے اور جب نام لیجیے اللہ کا نرا رک جاوین دل اُنکے
جو یقین نہین رکھتے آخرت کا اور جب نام لیجیے اُسکے سوا اور ون کا پھر تو وہ خوش
ہو جاتے ہین **فائدہ** افسوس ہے کہ اب کے جاہل مسلمانون کی بھی اگلے کافرون کی سی

عادت ہوگئی ہے کہ صرف اللہ کے ذکر سے یہ بھی خوش نہین ہوتے ہین یعنی جب اُنسے
کہیے کہ سوائے اللہ کے کسی کو کچھ اختیار نہین اور کسی کی نذر نیاز منت ماننا درست نہین
تو مُنھ بگاڑ کر ترش ہوجاتے ہین اور جب خدا کے سوا اور امداد کے چھنڈے نشان کا
ذکر ہو تب راضی ہوتے ہین بعضے ناواقف قرآن کے کہتے ہین کہ انبیاء اولیاء
خود مالک مستقل تو نہین لیکن اُن کی منت مان کر نذر نیاز کرنا اور حاجتین مانگنا اس
نیت سے کہ یہ اللہ کے حکم سے حاجت روائی عالم کی کرتے ہین درست ہے اسکا جواب یہ ہو کہ اگر
تم سچے ہو تو اس بات کو کسی آیت یا کسی حدیث صحیح سے ثابت کردو کہ انبیا اولیا کو مین نے
اپنی طرف سے مختار کردیا ہو میرے حکم سے پانی برساتے ہین اولاد دیتے ہین بیماریون کو اچھا
کرتے ہین ان کی منت مان کر نذر نیاز لوگ کیا کرین اور اگر یہ قرآن وحدیث مین نہین ہو
اپنی طرف سے کہتے ہو تو بہت بُرا کرتے ہو مسلمانو تمکو لازم نہین کہ دین مین اپنی عقل ناقص
کو دخل دین ہان یہ البتہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہو کہ فرشتے اکثر کامون مین داروغہ ہین لیکن یہ
اختیار اُن کو بھی نہین کہ جو چاہین سو کرین ہر ہر کام پر جیسا حکم ہوتا ہو ویسا کرتے ہین اب
کوئی شخص فرشتون کو داروغہ جانکر کچھ مانگے تو اُس کی نادانی ہو کیونکہ وہ تو محض بے اختیار
ہین حکم کے تابع اور یہ جاننا چاہیے کہ حضرتؐ کے وقت کے مُشرک یہ نہین کہتے تھے کہ بُت اللہ
کے برابر ہین وہ بھی یہی کہتے تھے کہ سب کا مالک اللہ ہی ہو لیکن بُت ہمارے سفارشی ہین
اُسکے حکم سے ہماری حاجت روائی کرتے ہین چنانچہ اس آیت مین مذکور ہے
قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ط وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ
مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ط حق تعالےٰ فرماتا ہے اللہ ہی کو ہے بندگی نری
اور جنھون نے پکڑے ہین اُس سے نیچے حمایتی کہتے ہین کہ ہم اُن کو پوجتے ہین اسواسطے
کہ ہم کو پہنچاوین اللہ کی طرف پاس کے درجے اور اسی طرح دوسری آیت قَالَ اللّٰهُ
تَعَالیٰ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا

عِندَ اللّٰہِ ط قُلْ اَتُنَبِّئُونَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ ط سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی
عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ حق تعالے فرماتا ہے اور پوجتے ہین اللہ سے نیچے جو برا نہ کرین اُنکا
نہ بھلا اور کہتے ہین یہ ہمارے سفارشی ہین اللہ کے پاس تو کہہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم
تم اللہ کو بتلاتے ہو جو اُسکو معلوم نہین کہین آسمانون مین نہ زمین مین وہ پاک ہی
اور بہت دور ہے اس سے جو شرک کرتے ہین **فائدہ** اِن دو آیتون سے صاف معلوم
ہوا کہ عرب کے کافر بُتون کو اللہ کے برابر نہین کہتے تھے لیکن کارندے مختار جان کر
اُن کی نذر نیاز کرتے تھے سو خدا نے اُس کو بھی شرک فرمایا ہے سُبحان اللہ جس شرک
کے مٹانے کے واسطے قرآن شریف اُترا پیغمبر خدا کافرون سے لڑے وہی شرک
اب کے جاہل مسلمان بھی کرنے لگے فرق اتنا ہی کہ وہ کافر بُتون سے حاجتین مانگتے تھے
اور اب کے لوگ بُتون سے تو نہین مانگتے لیکن پیرون سے مانگتے ہین اسکی وہی مثل ہی
کہ گائے دونون طرح مری قصائی سے بچی تو شیر کے پلے پڑی جیسے کافر کہتے تھے کہ
سب کا مالک اللہ ہی اور پھر اُس کو چھوڑ کر اورون سے مدد چاہتے تھے ویسے یہ
لوگ بھی غرض کہ شیطان دشمن جانی ہی انسان کا وہ بھلا ہرگز نہین چاہتا
ہے کہ آدمی اللہ تک پہونچے کسی کو بُت کے پاس اٹکاتا ہے اور کسی کو پیر کے پاس
اصل مطلب سے دونون دور پڑے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا رَّجُلًا فِیْہِ
شُرَکَآءُ مُتَشَاکِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ط ھَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًا ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط بَلْ
اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ حق تعالے فرماتا ہے اللہ نے بتائی ایک مثل ایک شخص ہے
کہ اُسمین کئی شریک ہین ضدی اور ایک شخص پورا ہے ایک شخص کا بھلا کیا
برابر ہے دونون کی مثل سب خوبی اللہ کو ہے پر بہت لوگ سمجھ نہین رکھتے **فائدہ**
یعنے جو شخص کئی کا غلام ہو کوئی اُس کو اپنا نہ سمجھے تو اُس کی پوری خبرگیری نہ کرے
اور اگر وہ غلام کسی سے کچھ مانگے تو ایک دوسرے پر ٹالے کہ اورون سے بھی مانگ

کیا تو نرا ہمارا ہی غلام ہے اور جو ایک شخص ایک کا غلام ہو تو وہ اپنا سمجھے اور پوری خبر لے کیونکہ مالک جانتا ہے کہ سوائے میرے اسکا اور کون ہی یہ اللہ نے مثال فرمائی اُسکی جو صرف اللہ ہی کو اپنا مالک جانے اور سوائے اُسکے کسی سے مدد نہ مانگے اور جو شخص کہ کئی سے امید رکھے فی الحقیقۃ شرک والے کو بڑی مصیبت ہی اُسکا دل ہر طرف بٹا ہی کبھی شاہ مدار سے کہتا ہی کبھی سید سالار سے التجا کرتا ہی کبھی حضرت عباسؓ کے آگے ناک رگڑتا ہی کبھی کہتا ہی کہ سید عبد القادر جیلانیؒ بڑے پیر ہین لاؤ اُن کی منت مانون شاید وہی مجھپر کرم کرین اور جو صرف اللہ ہی سے امید رکھتا ہی بڑے چین اور بڑی آرام مین ہی اسنے ایک بڑے مالک کا دروازہ پکڑ لیا ہے کیونکہ وہ خوب جانتا ہی کہ نبیؑ ولیؒ سب اُسکے بندے ہین کسی کو کچھ اختیار نہین اُسکا دھیان کسی طرف نہین جاتا اور ہر چند شرک والون کی عاقبت تو تباہ ہی لیکن شرک کرنیسے انکا دنیا مین بھی بڑا نقصان ہی کہ دور دور منہ اٹھا سے خرچ کرکے قبرین پوجنے کو جاتے ہین اور ہزارون روپیے نذر ونیاز مین اُٹھاتے ہین تو عاقبت بھی کھوئی اور دنیا مین بھی اُنکی وہی مثل ہی کہ دونون دین سے گئے پانڈے نہ اِدھر حلوا نہ اُدھر مانڈے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط اللہ تعالیٰ فرماتا ہی لوگو مانگو مجھسے مین قبول کرون گا یعنے مجکو مثل بادشاہ کے یا اور حاکمون کے نہ سمجھنا کہ جو سلطنت اور سرداری کے غرور سے کسی غریب کی بات نہین سُنتے ہین باوجودیکہ مین مالک ہون سارے جہان کا لیکن میری صفت کریم اور رحیم ہے مین ہر ایک اعلیٰ اور ادنےٰ کی بات سنتا ہون تمکو جو حاجت ہوا کرے مجھسے کہا کرو مین اپنے کرم سے تمھاری دعا قبول کرون گا **فائدہ** یارو خیال تو کرو کہ اللہ تو لوگون کو مہربانی سے اپنی طرف بلاتا ہے اور یہ نادان لوگ کدھر بہکے جاتے ہین **مثل** ہی کہ ایک شخص کا پیسہ روز روشن مین بیچ میدان کے گر پڑے اور وہ شخص چراغ جلا کر تلاش کرنے لگے تو لوگ اُس کو کہین گے

اگر یہ شخص بڑا احمق ہی کہ سورج کے ہوتے چراغ کو لیے لیے پھرتا ہی اسی طرح وہ لوگ احمق ہین کہ ہوتے اللہ سے داتا کے اوروںسے حاجتین مانگتے ہین اور اندھے کیطرح ہر ایک طرف بھٹکتے پھرتے ہین اللہ ایسا کریم ہی کہ تم آگے کچھ نہ تھے تمکو پیدا کیا اور اگر سور اور کتا کردیتا تو تم کیا کرتے اپنے کرم سے تمکو آدمی بنادیا پھر بدون کہے تمھاری روح - دل - ہاتھ پیر - آنکھ - ناک - کان - دیے ایک آنکھ وہ نعمت ہی کہ اگر لاکھ روپے کوئی تمکو دے اور آنکھ تو تمسے مانگے تو تمسے کبھی نہ دیجاوے بھلا سوچو تو کہ جسنے بدون مانگے تمکو یہ نعمتین دین کیا اب مانگنے سے نہ دیگا جو تم ادھر ادھر ایمان بھٹکاتے پھرتے ہو آدمی کو بوجھ چاہیے کہ اللہ سے کون مطلب نہین ہو سکتا ہی جو دوسرا درکار ہو مسلمانو جب تمکو قرآن شریف سے صاف معلوم ہوا کہ سوائے اللہ کے کوئی مالک نہین اور نہ کسی پیر پیغمبر کو اُس نے اپنی طرف سے مختار کردیا ہی اگر قرآن پر ایمان لائے ہو اور خدا کو منھ دکھانا ہی تو اُس کے حکم پر چلو اور اُسکے سوا کسی سے حاجتین نہ مانگو جب تک نہین معلوم تھا ناچار تھا اب تم پر فرض ہے کہ شرک سے توبہ کرو خدا کے واسطے ضد نکرو اپنے دل مین سوچو کہ شرک چھوٹنے مین تمھارا کیا نقصان ہی اگر پیرون کے چھوٹنے کا غم ہے تو اللہ سا مالک تمکو ملتا ہی جس سے تمھارے پیر بھی حاجتین مانگا کرتے تھے اور اگر بغیر خرچ کیے تم سے نہین رہا جاتا ہی تو جس قدر مال تم پیر و پیغمبرون کی منت مین اٹھاتے ہو سو اب اللہ کی نذر کرکے اُٹھاؤ بھلا جب تمکو ملگیا اللہ پھر کب رہی دوسرے کی پرواہ **مثل** مشہور ہی کہ اللہ یاد رہی تو بیڑا پار ہی **فصل تیسری** مین اُن چیزون کا بیان ہے کہ جو اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے خاص کرلی ہین اور دوسرے کو کرنا درست نہین یاد رکھو کہ اللہ تعالے نے اپنی تعظیم کے واسطے کئی چیزین خاص کرلی ہین کہ وہ دوسرے کو کرنا درست نہین جیسا کہ دنیا مین بادشاہون نے تخت پر بیٹھنا اپنے واسطے مخصوص کرلیا ہی کہ دوسرا اگرچہ وزیر ہو مگر اُس پر بیٹھ نہین سکتا **اول** اُن مین سے

سجدہ ہی قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَہُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ہ حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ سجدہ نہ کرو سورج اور چاند کو اور اللہ ہی کو سجدہ کرو جسنے اُن کو پیدا کیا ہے اگر تم اُس کی بندگی کرتے ہو **فائدہ** یعنے سجدہ کرنے کے لائق وہی ہی جسکو پیدا کرنے کی قدرت ہو اور جو خود اپنی پیدا ہونے مین دوسرے کا محتاج ہو اُسے سجدہ نہ چاہیے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اولیا کی قبرون کو اور تعزیے کو سجدہ حرام ہے بعضے ناواقف کہتے ہین کہ فرشتون نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کیا تھا اور حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کو پس اسی طرح ہم بھی بزرگون کو کرتے ہین اُسکا **جواب** یہ ہی کہ سجدہ کرنا آگے درست تھا لیکن ہمارے پیغمبرؐ کے دین مین منع ہو گیا ہی جیسے حضرت آدمؑ کے وقت مین سگی بہن سے نکاح کرنا درست تھا اب حرام ہی **دوسرے** روزہ رکھنا بھی سوائے اللہ کے دوسرے کا نہ چاہیے نادان لوگ حضرت علیؓ کا روزہ رکھتے ہین بعضے تمام دن کا بعضے ہندوؤن کی طرح سوا پہر کا روزہ رکھنا بندگی ہی اور بندگی اللہ کے سوا کسی کی نہین درست ہے اللہ کا روزہ رکھنا اور اُسکا ثواب حضرت علیؓ کی روح کو بخشنا درست ہی **تیسرے** جانور کا ذبح کرنا یہ بھی اللہ کے واسطے خاص ہی قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کرے اللہ اُس پر جو ذبح کرتا ہی جانور کسی اور کے واسطے اللہ کے سوا **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سید احمد کبیرؒ کی گاے اور عبدالقادر جیلانیؒ کا بکرا کہنا اور اُن کا نام رکھ کر ذبح کرنا درست نہین لیکن جانور کا ذبح کرنا کھانے اور بیچنے کے واسطے درست ہی کیونکہ اس مین کچھ شرک اور منت نہین ہی صرف گوشت سے غرض ہے اور جو جانور کہ پیرون اور بتون کے واسطے ذبح ہو اُسکا گوشت کھانا بموجب اس آیت کے درست نہین قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَمَا اُہِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ ہ حق تعالےٰ فرماتا ہی

کہ حرام ہے تمپر مُردہ اور خون اور گوشت سُوؤر کا اور وہ چیز حرام ہے کہ جسپر نام پکارا گیا
کسی اور کا اللہ کے سوا **فائدہ** اور نام پکارنا دو قسم ہو **ایک** تو ذبح کرنیسے پہلے نام
رکھدینا کہ یہ بکرا عبد القادر جیلانی کا ہو یا شیخ سدّو کا یا بھوانی کا بھوگ ہو **دُوسرے** ذبح کرنے
کے وقت نام لینا سُو اب کے لوگ ذبح کے وقت بموجب عادت کے اللہ اکبر کہتے ہین مگر ذبح سے پہلے
اللہ کے سوا کسی اور کا نام مشہور کرتے ہین اور جب پہلے سے نیت بگڑی تو اب اللہ اکبر کے
کہے سے کیا ہوتا ہے ہر چند بعضے کٹھ مُلّا بے علمی کے سبب سے اسمین تکرار کرتے ہین لیکن صحیح
مذہب بہت عالمون کا یہی ہو کہ اس گوشت کا کھانا درست نہین اور سیدھی بات
تو یہ ہے کہ جس چیز مین شبہہ پڑا اُسکا کھانا کیا ضرور ہے **چوتھے** نذر نیاز کا ماننا یہ بھی اللہ
کے واسطے خاص ہے یعنے یون کہنا الٰہی اگر اپنے کرم سے تو اس بیمار کو اچھا کرے تو مین
اتنے محتاجونکو کھانا کھلاؤن یا دو روزے رکھون اِس کا نام نذر ہو اور جب قرآن سے
ثابت ہو چکا کہ سوا ے خدا کے کسی کو حاجت برآری کی قدرت نہین تو پھر پیغمبرون کی نذر
کرنا اور منّت ماننا محض بے فائدہ ہو مسلمانون کو لازم ہے کہ جب اُن کو کچھ حاجت ہو
تو اللہ کی نذر مانین اور نذر کرنا کچھ صرف کھانے پر موقوف نہین بلکہ سب نیک کامون
مین نذر درست ہو جیسے روزے رکھنا نماز نفل پڑھنا کُوان کھدوانا مسجد بنوانا
اِس زمانے کے لوگ بے علمی کے سبب فاتحہ کو نذر نیاز کہتے ہین یہ لفظ اللہ ہی کو خاص
ہے اللہ کے لفظ کو دوسری جگہہ بولنا ادب سے بعید ہو فاتحہ کہنے مین کیا قباحت ہے کہ جو اسکو
نذر نیاز کہتے ہین **فصل چوتھی** مین رسومات شرک کا ذکر ہے رسمین شرک کی جو
ہندوستان مین رائج ہین بیحد و بے حساب ہین سب کا بیان کرنا مشکل ہو اسواسطے
چند رسمون کا اس مقام مین مذکور ہوتا ہے اُسی پر اورون کو بھی قیاس کر لینا چاہیے
خیال کرنے سے معلوم ہوا کہ سب رسمین ہندوستان مین دو قسم ہین بعضی تو وہ ہین کہ
اُن کا کرنا کسی طرح درست نہین اور بعضی وہ ہین کہ ایک طرح درست اور دوسری طرح

نہین درست فائدہ قسم پہلی جیسے نجومی اور برہمن سے شادی اور بیاہ کی تاریخ پوچھنا یاسفر کے واسطے یا حویلی بنانے کے وقت نیک وبد ساعت کا دریافت کرنا یہ ہرگز درست نہین کہ صاف شرک ہی کیونکہ پہلے معلوم ہوچکا ہے کہ غیب کی بات پیغمبر خدا کو بھی معلوم نہ تھی دوسرے کی کیا حقیقت ہو قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ اَتٰی کَاہِنًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ بَرِئَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ جو غیب بتانے والے کے پاس گیا پھر اُس کی بات کو سچا جانا سو وہ بے نصیب ہوا قرآن مین تو یہ حکم ہے کہ غیب کی بات سواے اللہ کے کسی کو نہین معلوم اور جب کسی نے نجومی یا برہمن سے نیک وبد ساعت پوچھی تو گویا قرآن کا منکر ہوا اور جو قرآن سے منکر ہوا اُس کا سواے دوزخ کے کہان ٹھکانا برہمن دس باتین اپنی طرف سے بنا کے بتا دیتے ہین اُس مین کبھی کوئی موافق پڑجاتی ہو نادان سمجھتے ہین کہ اُنکی سب باتین سچ ہونگی یہ نہین خیال کرتے کہ اگر یہ لوگ سچے ہوتے تو اپنی بہتری کی پہلے فکر کرتے پھٹی دھوتی کیون ہوتی اور دروازے مارے مارے کیون پھرتے اور اسی طرح ویسے منتر پڑھنا حرام ہے کہ جسمین ہنومان اور لونا چماری کی دُہائی ہو اور اسی طرح بعضے مناقب بھی جسمین شرک کا مضمون ہو جیسے یہ بیت ہی بیت علیؑ جو چاہین تو مقصد کو سربراہ کرین + گدا کو چاہین تو اِک پل مین بادشاہ کرین + جاہل لوگون نے شعر کہنا سیکھ لیا جو جی مین آیا سو بکنے لگے اُن کو درست نادرست سے کیا خبر اور اسی طرح نبی بخش سالار بخش عبدالنبی بندہ علی بندہ حسین نام رکھنا بھی بد ہے ایسے نام شرع مین نہین درست کیونکہ قرآن شریف کی آیتون سے پہلے معلوم ہوچکا ہی کہ سواے خدا کے کسی پیر پیغمبر کو بخشنے کی قدرت نہین کیا لوگ جاہل ہوگئے ہین کہ اللہ کے بندے ہوکر بندون کے بندے ہوتے ہین عبداللہ عبدالرحمن مین کیا قباحت پائی ہی جو عبدالنبی اور بندہ علی نام رکھتے ہین فی الحقیقۃ نادان کی محبت بھی نہین اچھی کہ وہ مرضی نامرضی موقع بے موقع ہرگز نہین سمجھتا ہر چند معنی کے

حدیث مشکوٰۃ شریف مین ہی ۱۲

لحاظ ناموں مین کم رہتے ہین لیکن ایسے نام جسمین شرک نکلتا ہو اُن کا رکھنا کیا ضرور اور اسی طرح سر پر شاہ مدار کی چوٹی رکھنا اور نیزے کھڑے کرنا منّت کرکے قبروں پر چادرین چڑھانا چراغون کا جلانا پیرون کے واسطے جانورون کا ذبح کرنا امام ضامن کا پیسہ بازو پر باندھنا چوراہے مین صدقے کا رکھنا تین کوڑی کی پیر نصیر الدینؒ کی شیرینی ماننا چیچک کی بیماری مین مالن کو بلوانا گوشت کا نہ پکوانا یہ سب رسمین شرک کی ہین کسی طرح نہین درست قسم دوسری جیسے حاضری حضرت عباسؓ کی صحنک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی گیارھوین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی - مالیدہ شاہ مدار کا سمیکین شاہ بو علی قلندرؒ کی - توشہ شاہ عبدالحقؒ کا کرنا اس نیت سے کہ یا حضرت تم ہمارا فلانا کام کردو تو حرام ہے اور نہایت بد ہے اور صاف شرک ہے چنانچہ اسکا حال خوب بیان ہو چکا ہے اور اگر منّت نہین ہے صرف اُن کی روح کو ثواب پہنچانا منظور ہے تو درست ہے اس نیت سے ہرگز منع نہین ہے لیکن کھانے کا خاص کرنا اسطور پر کہ فاتحہ حضرت عباسؓ کا صرف شیرمال اور کباب پر اور فاتحہ شاہ عبدالحقؒ کا نرے حلوے پر ہو اسکے سوا کسی دوسرے کھانے پر نہ کرنا یہ محض نادانی ہے اور اسی طرح تاریخ کی قید کہ فلانے بزرگ کا فاتحہ جس روز ہوتا ہے اُسی روز ہو دوسری تاریخ نہین درست یہ بات بھی محض بے اصل ہے بلکہ جس بزرگ کا فاتحہ جس روز چاہے کسی کھانے پر کردے کھانے اور تاریخ کی تخصیص صرف ہندوستانیون نے نکالی ہے شریعت محمدی مین اس کی کہین اصل نہین اور بہتر طریق فاتحہ کا شرع کے موافق یون ہے کہ کھانا پکوا کر محتاج غریبون کو تقسیم کردے اور یون کہے کہ الٰہی یہ کھانا تیری نذر ہے اس کا ثواب میری طرف سے پیغمبرؐ کی روح کو یا حضرت علیؓ کی روح کو یا عبدالقادر جیلانیؒ کی روح کو یا میرے باپ دادا کی روح کو تو اپنی کرم سے پہونچا دے کھانے کا ثواب کچھ درود اور الحمد کے پڑھنے پر موقوف نہین کھانے کا ثواب جدا اور پڑھنے کا ثواب جدا ہے لیکن ہندوستان

کی طرح پینا اور پوتنا اور کھانے کے ساتھ پانی کا رکھنا نہایت بد ہے بعضے احمق کھانے کے
ساتھ حُقّہ اور افیون بھی رکھدیتے ہین کہ مُردے کی رُوح شاید کچھ کھاتی پیتی بھی ہے استغفر اللہ
جاہلون نے ہر بات مین ایسی واہی تباہی رسمین نکالی ہین کہ اسلام کی رونق بالکل جاتی رہی
دیندار مسلمان کو لازم ہے کہ ہر ایک رسم اور عادت مین پیغمبر خدا کا حکم تلاش کرے کہ
حضرتؐ نے اسمین کیا فرمایا ہے اور اپنی عقل ناقص کو دخل ندے اگر صرف ہماری عقل
کفایت کرتی تو حق تعالے پیغمبرؐ کو حلال و حرام بتانے کے واسطے کیون بھیجتا۔

فصل پانچوین

مین شرک کی بُرائی اور شرک کرنے کی سزا کا بیان ہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا ۰ حق تعالے فرماتا ہے کہ اللہ نہین بخشتا ہے اُس گناہ کو کہ اُس کا شریک پکڑے اور بخشتا ہے اس سے نیچے جس کو چاہے اور جس نے شریک ٹھہرایا اللہ کا اُس نے بڑا طوفان باندھا **فائدہ** فی الحقیقۃ اس سے زیادہ کون گناہ ہے کہ جیسے خدا سے مُراد مانگے ویسے اُس کے بندون سے تو گویا مالک اور غلام کو برابر کردیا اور کاروبار مین شریک جانا اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک سے توبہ کرنا سب چیزون پر مقدم ہے کیونکہ اور گناہ اگرچہ کبیرہ ہون لیکن اُن مین بخشش کی امید ہے اور شرک وہ بلا ہے کہ جسکو حق تعالی ہرگز نہ بخشے گا خدا کی پناہ جسکو خدا نے نہ بخشا اُسکا سوائے دوزخ کے کہان ٹھکانا ہے قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ فرمایا پیغمبر خدا نے شرک نہ کر اللہ کے ساتھ اگرچہ کوئی تجکو قتل کرے اور جلاوے **فائدہ** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اسواسطے فرمایا کہ اگر ایمان باقی رہا تو قتل و رجلانے کی مصیبت تو گھڑی بھر ہی ہے پھر تو گھر بہشت ہے اور اگر معاذ اللہ اُسنے شرک کیا تو خدا کے غضب مین گرفتار ہوا اور مشرک اگرچہ دنیا مین تمام عمر خوش رہے لیکن آخر اُسکا ٹھکانا دوزخ ہے اس گناہگار نے

یہ آیت سورہ نساء مین ہے پانچوان پارہ

یہ حدیث مشکوۃ مین ہے

جب شرک کی بُرائی قرآن اور حدیث مین اس طرح کی پائی اور ناواقف مسلمانون کو اُس مین پھنسا دیکھا واللہ دل کو بہت رنج ہوا اور نہایت افسوس آیا پس صرف اسواسطے اِس رسالے کو ہندی زبان مین آسان اور سہل کر کے لکھا اور جلد سمجھنے کے لیے آیت اور حدیث کا ترجمہ موافق محاورہ ہندی کے کیا کہ سب بیچارے ناواقفون کو فائدہ ہو اسمین کچھ اظہار قابلیت منظور نہین صاحبان علم سے امید ہے کہ ہندی زبان پر عیب نہ پکڑین اسکی غرض کو دریافت کرین **خاتمہ** اس مین تین فائدے ہین **فائدہ پہلا** جو شبہے اور سوالات کہ اس زمانے کے لوگ مقدمۂ شرک مین کرتے ہین انکے جواب اس رسالے مین مفصل بیان ہو چکے اگر مرد عاقل ہو اُن کو خوب سمجھ لیگا تو اور سوالات کے بھی جواب دے سکیگا لیکن اس مقام مین دو قاعدے اور بھی یاد رکھنا ضرور ہین **قاعدہ پہلا** یہ کہ جب تک حدیث کی سند نہ پوچھے اور یہ معلوم نہ ہو کہ یہ حدیث محدثون کی کس کتاب مین ہے تب تک اُس کو ماننا نہ چاہیے بہت حدیثین موضوع مشائخ متاخرین کی کتابون مین لکھی ہین اور علماے محدثین کے نزدیک اُسکا کچھ اعتبار نہین اور اسی طرح جس حدیث کا مطلب مخالف قرآن شریف کے ہو اُسکو بھی غلط جاننا چاہیے مگر حدیثین قرآن کے علاوہ بہت ہین لیکن جو حدیث کہ موافق مطلب شرع کے ہو اُس کو ماننا چاہیے جیسے اس پر ایک مثال لکھی جاتی ہی مثلاً ہمکو قرآن شریف سے معلوم ہو چکا ہی کہ پیغمبر کو خود اپنی جان کے نفع و ضرر کا کچھ اختیار نہین اگر اب کوئی حدیث نقل کرے اس مضمون کی کہ پیغمبر کو سب چیز کا اختیار ہی جو چاہین سو کرین تو ہم اُس کو ہرگز نہ مانین گے کیونکہ پیغمبر خدا کا خلاف قرآن کے فرمانا ممکن نہین **قاعدہ دوسرا** یہ کہ مسلمان کو لازم ہی کہ اعتقاد کو موافق قرآن اور حدیث کے درست کرے اور قصّون اور نقلون کو اعتقاد مین دخل نہ دے بہت خلقت کا اعتقاد اِس سبب سے

بگڑ گیا ہے کہ فلانے بزرگ سے یہ ہوا تھا اور فلانے پیر نے یہ کیا قربان اس مسلمانی پر کہ قرآن شریف کو تو طاق مین رکھا اور واہی قصّون اور کہانیون پر اعتقاد باندھا اس کلام سے کوئی اولیا کی کرامات کا انکار نہ سمجھے کیونکہ یہ مقرر ہے کہ حق تعالےٰ کبھی اولیا کے ہاتھ سے کرامات ظاہر کرا دیتا ہے تا لوگون کو اُن کی بزرگی اور تعظیم معلوم ہو لیکن ہر وقت اُن کو یہ اختیار نہین کہ جس چیز کو جب چاہین سُو کر دین پھر جب اُن کو اختیار کلّی نہ ہوا تو اُن سے حاجت مانگنا محض نادانی ہے رہا خدا کی جناب مین اُنسے دعا کروانا سو اسکو منع کوئی نہین کرتا غرض کہ جب قرآن سے ثابت ہو چکا کہ سوائے خدا کے کسی کو حاجت برآری کی قدرت نہین اب کوئی کچھ کہا کرے اور کتنی ہی باتین بنا دے اُسکو ہرگز نہ سُننا چاہیئے کیونکہ حق تعالےٰ سے بڑا کون ہے کہ جس کی بات کو ہم یقین لاوین **فائدہ دوسرا** جو مسلمان بھائی کہ اس رسالے کو دیکھین اُن کی خدمت مین بعد سلام کے یہ عرض ہے کہ اس زمانے کے مسلمان مرد اور عورتون کو اس کتاب کا سُنانا اور اُن کے آگے نرمی سے محبت کر کے پڑھنا اپنے اوپر ضرور اور واجب جانین اکثر لوگ بیچارے بسبب ناواقفی کے ناچار ہین اگر آہستہ آہستہ سمجھایا جائے گا تو اللہ سے امید ہے کہ لوگ توحید کو سمجھین گے اور شرک سے توبہ کرینگے مثلاً اگر تمھارے روبرو تمھارا بیٹا یا کوئی دوست ناواقفی سے زہر کھانے لگے تو اُس کو تم ہرگز نہ کھانے دو گے کیونکہ تمکو یقین ہے کہ اس نے زہر کھایا اور مرا پس اسی طرح شرک کو بھی سمجھو کہ اسکے کرنے سے ایمان مرتا ہے اور ایسی بد چیز ہے کہ جس کو خدا معاف نہین کرتا ہے تو جیسے تم زہر کھانے سے اپنے دوستون کو بچاتے ہو ویسے شرک سے بھی بچاؤ اور جس طرح ہو سکے ان بھولے بھٹکے لوگون کو راہ پر لاؤ خدا جانتا ہے کہ اسکا ثواب تمکو تمھارے رونے نماز سے زیادہ ملے گا

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ اَجْرٌ مِّثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو نیک راہ بتلاوے گا کسی کو تو اسکو کرنیوالے کے برابر ثواب ملیگا اور اس بات کا خوف نہ کیا چاہیے کہ لوگون کی عادت مدت سے بگڑ گئی ہے وہ کہان مانین گے کیونکہ اس عاجز نے بارہا آزمایا ہے کہ سمجھانیکے بعد اگر سب نہین سمجھتے تو دس پانچ تو البتہ سمجھتے ہین یہ ممکن نہین کہ دس کو خوب سا سمجھائیے اور ان مین سے دو چار بھی نہ سمجھین اس زمانے کے بہت عالم فاضل بھی اس خیال سے نہین کہتے ہین کہ لوگ اپنی ضد سے کہنا نہ مانینگے لیکن یہ بات بہتر نہین اگر عالم فاضل ہی نیک و بد نہ سمجھاتے رہین گے تو جاہل بالکل دین کو تباہ کر دینگے ہان یہ البتہ ہے کہ شرک سے منع کرنے مین بعضے ضدی لوگ اور اکثر جاہل پیرزادے جنھون نے ریوڑیان گھیان اور جھنڈے نشانون کو اپنی روزی مقرر کی ہے وہ ہرگز نہین خوش ہونیگے اور بہت غصے سے آنکھین نیلی پیلی کرینگے لیکن محمدی مسلمان کو اس خیال سے چپ رہنا لائق نہین اپنا اللہ راضی چاہیے یہ لوگ خوش ہوے تو کیا اور ناخوش ہوے تو کیا **فائدہ تیسرا** ہر چند بیان شرک نثر مین مفصل ہو چکا لیکن تھوڑا مطلب نظم مین بھی کہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ نظم بہت جلد یاد ہو جاتی ہے خصوصاً لڑکون کے یاد کرانے کے واسطے بہت خوب ہے تاکہ لڑکین سے خوب عقیدہ صاف ہووے اور برائی شرک کی خوب دل مین بیٹھ جاوے

نظم

خدا فرما چکا قرآن کے اندر	مرے محتاج ہین پیر و پیمبر

نہین طاقت سوا میرے کسی مین ۔ کہ کام آوے تمھاری بیکسی مین
جو خود محتاج ہووے دوسرے کا ۔ بھلا اُس سے مدد کا مانگنا کیا
خدا سے اور بزرگون سے بھی کہنا ۔ یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا
خبر قرآن مین ہے یہ محقق ۔ نہ بخشے گا خدا مشرک کو مطلق
معاذ اللہ جسے اُس نے نہ بخشا ۔ مقرر وہ جہنم مین پڑے گا
اگر قرآن کو سچ جانتے ہو ۔ تو پھر تم منتین کیون مانتے ہو
تمھین یہ طورِ بد کس نے سکھایا ۔ محمدؐ نے کہان ہے یہ بتایا
ہے شیطان دشمنِ اولادِ آدمؑ ۔ سکھاتا ہے وہی راہ جہنم
کسی کو بت پرستی ہے سکھاتا ۔ کسی کو ہے وہ قبرون پر جھکاتا
غرض اللہ سے دونون کو روکا ۔ بھلا کر راہ جا خندق مین جھونکا
مسلمانو ذرا سوچو تو دل مین ۔ پھنسے ہو کس طرح تم آب و گل مین
بہت غفلت مین سوئے اب تو جاگو ۔ خدا کے ہوتے بندون سے نہ مانگو
وہ مالک ہے سب اُسکے آگے ناچار ۔ نہین ہے کوئی اُسکے گھر کا مختار
وہ کیا ہے جو نہین ہوتا خدا سے ۔ جسے تم مانگتے ہو اولیاؒ سے
بیانِ شرک سُن کہتے ہین مردک ۔ کہ منکر ہین بزرگون سے بلا شک
ارے لوگو زبان اپنی کو روکو ۔ بزرگون سے نہین انکار ہمکو
خدا لعنت کرے اُس رو سیہ پر ۔ کہ جس کے دل مین ہو بغض پیمبرؐ
جسے ہو بُغض آلِ مصطفےٰؐ کا ۔ خدا اُسکو کرے دوزخ کا کُندا
جسے اصحابِ حضرتؐ سے ہو انکار ۔ رہے ہردم خدا کی اُس پہ پھٹکار
جسے کچھ بُغض ہووے اولیاؒ سے ۔ ہمیشہ ابرِ لعنت اُس پہ برسے
اب اتنا اور بھی سُن رکھیے حضرت ۔ جو حق پر نا چلے اُس پر بھی لعنت

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو
اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

تو اپنے حال مین کچھ سوچ خرّم
زبان اب بند کرو اللہ اعلم

غزلیات در بیان فضائل نماز

سوئینگے قبر مین وہی آرام سے سدا
پڑھتے ہین نیند چھوڑ کے جو تا سحر نماز

وہ کونسی ادا ہے جو ہوتی ادا نہین
بے دینون سے ادا نہین ہوتی مگر نماز

تھوڑی سی زندگی پہ تو غافل ہے کسقدر
آجائیگی قضا تو قضا اب نہ کر نماز

اے بے نماز و سنگدلو سر جھکاؤ تم
دیکھو تو پھر دکھاتی ہے کیا کیا اثر نماز

مرجاے بے نمازی تو تم اے نمازیو
پڑھیو نہ اُس جنازۂ ناپاک پر نماز

حاضر تو ہر نماز مین رکھ دل کو اے فقیر
کچھ تو سمجھ کہ تو ہے کہان اور کدھر نماز

ایضاً

قطعہ

نور ایمان ہے نماز اسلام کا زیور نماز
بندگیِ حق نماز اور عشقِ پیغمبر نماز

مومنو شوقِ عبادات خدا ہے اسکا نام
کی ادا شبیر نے جیسے تہِ خنجر نماز

صدمے پر صدمہ تھا غم پر غم جفا پر تھی جفا
پر نہ مہلت تھی کہ پڑھتے سبطِ پیغمبر نماز

دم مین طے ہو جائیگی راہِ صراطِ مستقیم
عرصہ گاہِ حشر مین بنجائیگی رہبر نماز

تاج ہوگا نور کا محشر مین اُسکے فرق پر
پنجگانہ جو پڑھیگا خاص وقتون پر نماز

ایضاً

برتر عبادتون مین عبادت نماز ہی
بہتر عبادتون مین عبادت نماز ہی

چکھینگے بے نمازی نہ فردوس کی شراب
کوثر نماز روضۂ جنّت نماز ہی

ہو گی نمازیوں کو نہ تکلیف مرتے دم
رحمت سے حق کی دور ہو کیوں اے نمازیو
پڑھتے نہیں نماز مسلمان کیسے ہو

تلخی مرگ کے لیے شربت نماز ہو
بندوں پہ کردگار کی رحمت نماز ہو
اے مومنو نجات کی صورت نماز ہو

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ کتاب فیض انتساب مسمی بہ **نصیحۃ المسلمین** جو حقیقت میں
واسطے نابود کرنے شرک کے ایک شمشیر قاطع اور تاریکیوں بدعت کے مٹانے کیلیے
آفتاب لامع ہی مصنفہ مولانا خرم علی صاحب بلہوری مغفور مطبع مجیدی واقع
کانپور محلہ پٹکاپور مین حسب ایماے تاجر با وقار ذو العزۃ والافتخار جناب
حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)
و مالک مطبع ہذا باہتمام راجی رحمت رب رشید
محمد عبد المجید غفر لہ اللہ الحمید بصحت تمام
وسعی مالا کلام ماہ ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ
مطابق ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کو
طبع ہو کر مطبوع خلائق
ہوئی

